

سوال

تفسیر القرآن

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید میں ہے :

۱۔ اُمّ غَلِيٍّ مُّؤْمِبَةٌ اَنْفَاثًا

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کو بھی عقل ہی سے پرکھنا چاہیے۔ اگر خدا نخواستہ قرآن مجید کی کوئی بات ہماری سمجھ میں نہ آئے یا ہم اسے اپنی عقل کے خلاف سمجھیں تو فیصلہ کی کیا صورت ہوگی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

ہو۔ ایک یہ کہ سمجھ میں نہ آئے۔ ایک یہ کہ عقل کے خلاف ہو۔ سمجھ میں نہ آنے سے کسی چیز کا انکار نہیں ہوسکتا۔ اس کے متعلق قرآن مجید کا فیصلہ موجود ہے

نس 39

انہوں نے اس چیز کو جھٹلایا جس کے علم کا انہوں نے اعادہ نہیں کیا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ جیسے ہم روح کو جھٹلا دیں۔ صرف اس کی بنا پر کہ ہمیں اس کی حقیقت معلوم نہیں۔ تو یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ جب تک کسی چیز کی حقیقت معلوم نہ ہو تو اس کا انکار عقل کی کمزوری ہے۔

ال یہ ہے کہ قرآن مجید کی کوئی بات عقل کے خلاف ہو اس کا جواب یہ ہے کہ کئی دفعہ انسان اپنی کمزوری سے کسی بات کو اپنی عقل کے خلاف سمجھ لیتا ہے اور واقعہ میں وہ عقل کے خلاف نہیں ہوتی۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کفار کتے تھے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ بڑی بوسیدہ ہو کر خاک میں مل جائے اور پھر وہ

قال من شجى العظام وحبى زيميم -- سورة يس 78

مان کتا ہے کہ بڑوں کو کون زندہ کرسکتا ہے جس حالت میں کہ وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں

کوئی بات ہر ایک کی عقل کے خلاف ہو تو اس کو جھٹلایا جاسکتا ہے مگر قرآن مجید میں کوئی ایسی بات نہیں۔

ذما خذني والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ الہدیہ](#)

[کتاب الایمان، مذاہب، ج 1 ص 197](#)

[میرٹ فتویٰ](#)